مطبوعات

حیاتِ مسیح علیہ السلام | تالیف: جناب عباس محمود العقاد۔ ترجمہ:۔ جناب منہاج الدین اصلاحی شائع کردہ:۔ پاکستان کواپریٹو پبلشرز ۲۔ فیضی سٹریٹ اچھرہ موڑ۔ لاہور قیمت:۔ ۵ روپے
صفحات:۔ ۲۹۲

اس کتاب میں فاضل مصنف نے تاریخ اور جدید عصری انکشافات کی روشنی میں سیدنا عیسٰے علیہ السلام کی شخصیت، کردار اور عظمت بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی یہ تالیف ایک خاص دعویٰ کی تائید میں ہے جس کا ماحصل ان کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"عظیم الشان نبوتوں نے ہمیشہ ان شہروں کا انتخاب کیا ہے جنھیں قافلوں اور کاروانوں کی گذرگاہ کی حیثیت حاصل تھی اس لیے کہ ان میں جو معاشرہ جنم لیتا تھا اسے حضارت اور بداوت کے بین بین درجہ دیا جا سکتا ہے۔"

پوری کتاب میں اسی دعوے کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فاضل مصنف نے سیرت خلیل علیہ السلام اور سیرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی زاویہ نگاہ سے قلم بند کیا ہے۔ کتاب کا ترجمہ بڑا عمدہ سلیس اور رواں ہے اور اس میں کسی ایک مقام پر بھی ترجمہ پن محسوس نہیں ہوتا۔

قطع ید اور اسلامی آیڈیالوجی (بزبان انگریزی) | تالیف:۔ جناب محمد اقبال غازی ایڈووکیٹ، ملنے کا پتہ:۔ ریبن پرنٹنگ پریس بل روڈ لاہور، یا براہ راست مصنف سے بی ۱۶۲/ پت رنگن سٹریٹ بھاٹی گیٹ لاہور۔

اس کتاب کے مصنف ایک مخلص ماہر قانون ہیں۔ انھوں نے اسلامی مشاورتی کونسل کی سزاؤں کے بارے میں سفارشات پر تبصرہ فرمایا ہے۔ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ اسلامی سزاؤں کا نفاذ اسی صورت میں مستحسن ہے جب پاکستان میں عملاً اللہ کا دین اپنے پورے مقتضیات کے ساتھ نافذ ہو۔ ان کے نزدیک چوری کا ارتکاب کرنے والوں کو بلاشبہ قطع ید کی سزا دیجائے لیکن اس وقت جب اسلام کا معاشی نظام عوام کی بنیادی ضروریات کا کفیل ہو اور معاشرے میں دولت کی منصفانہ تقسیم ہو۔ اس ضمن میں فاضل مصنف کی تصریحات ملاحظہ ہوں :-

"ہم پر سرمایہ دارانہ نظام اپنی بدترین صورت میں مسلط ہے، یہاں سود کی لعنت موجود ہے مگر زکوٰۃ کی رحمت سے ہم محروم ہیں۔ ہمارے ہاں کوئی ایسا قانون نہیں جس کی رُو سے ایک بے سہارا کمزور اور مفلوک الحال معاونت حاصل کر سکے۔ یہاں روزگار کی کوئی ضمانت نہیں اور نہ عوام کو ترقی کے ایک جیسے مواقع میسر ہیں پھر انھیں زندگی کی بنیادی ضروریات مثلاً خوراک، لباس، تعلیم اور مفت طبی امداد کے حصول کا قانون کی رُو سے کوئی حق نہیں۔"

مصنف کا احساس یہ ہے کہ سزائیں سرمایہ دارانہ نظام کی تقویت کا باعث ہوں گی جناب غازی صاحب کا نقطہ نظر صحیح ہے کہ اسلام کو پورے کا پورا اپنانا چاہیے لیکن انھوں نے شاید اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا ہے کہ اس ملک میں ہر چور اس بنا پر چوری نہیں کرتا کہ وہ بنیادی ضروریات سے محروم ہے۔ وہ تبصرہ نگار سے اتفاق فرمائیں گے کہ یہاں بہت سے جرائم کسی مجبوری کی بنا پر نہیں بلکہ محض فیشن کے طور پر کیے جاتے ہیں اور مجرموں کو غیر صحت مند رجحانات اور سزا سے بچ نکلنے کے وافر امکانات یا سزا کے اندر انتہائی نرمی ارتکاب جرم میں جری اور دلیر بنا دیتی ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے جو معاشرے کے امن و سکون کو خواہ مخواہ بغیر کسی معقول وجہ کے برباد کر رہے ہیں انھیں سخت سے سخت سزائیں ہی باز رکھ سکتی ہیں۔